بزمِ رفتگاں

امیر المؤمنین فی الحدیث فی العصر الراھن

حضرت العلام شیخ محمد یونس صاحب رحمۃ اللہ علیہ

عہدِ رواں کے امامِ شعبہؒ

حضرت مولانا مفتی خالد سیف اللہ نقشبندی

محدث و مدیر جامعہ اشرف العلوم رشیدی گنگوہ

حضرت سفیانِ ثوریؒ کا قول ہے: **لا اعلم علماً افضل من الحدیث لمن اراد به وجه الله تعالٰی**، کہ میری معلومات میں علمِ حدیث سے افضل دوسرا کوئی علم نہیں ہے اس شخص کے لئے جو اس کے ذریعہ سے اللہ کی خوشنودی چاہتا ہو، حضرت امامِ اعظمؒ نے فرمایا: **لو لاالسنة مافهم احد منا القرآن الكريم**، یعنی اگر سنت کا علم نہ ہوتا تو ہم میں سے کوئی آدمی علمِ قرآن کو سمجھ نہ پاتا، بعض علماء نے فرمایا: **جميع ما قالته الائمة فی شرح السنة شرح للقرآن الكريم**، یعنی جو کچھ ائمہ فقہ رحمہم اللہ نے فرمایا وہ سنت کی شرح ہے اور جو کچھ سنت میں ہے وہ شرح ہے کتاب اللہ کی، ایک صحابی نے ایک شخص کو فرمایا کہ تو بہت احمق آدمی ہے جو یہ دعویٰ کرتا ہے کہ قرآن پاک کو بغیر حدیث کے سمجھ لیتا ہے، کیا ایسا ممکن ہے؟ نمازوں کی تفصیلات، حج کی تفصیلات، صیام کی تفصیلات، زکوٰۃ کی تفصیلات بغیر حدیث کے کوئی سمجھ سکتا ہے؟ حضرت امام نوویؒ نے فرمایا: جو ایک بہت بڑے عالم ہیں، اپنے دور کے شیخ الاسلام ہیں اور بقول علامہ ابن کثیرؒ کبیر الفقہاء اور شیخ المذہب ہیں، امام شافعیؒ کے مسلک کے بہت بڑے ترجمان اور شارح ہیں، جن کا اسم گرامی یحییٰ بن شرف ہے، کنیت ابوزکریا ہے، یعنی شارحِ مسلم امام نوویؒ المولود ۶۳۱ھ **فی قرية نوی من قری الشام من اعمال دمشق** ۴۵ رسال عمر ہوئی ۶۷۶ھ میں وصال ہوا، آپ صائم الدہر، قائم اللیل تھے، **كان ياكل الطعام مرة واحدة بعد العشاء ويشرب صباحاً مبكراً فقط**، عبادت، ریاضت، تصنیف و تالیف، افتاء و تدریس، خلوص و للّٰہیت میں آپ مثالی شخص تھے اور بقول علامہ شمس الدین محمد الذہبیؒ آپ میں تین کمال بیک وقت موجود تھے، اگر ان میں سے ایک بھی کسی میں ہو تو اس کے پاس سفر کر کے لوگ آئیں (۱) علم (۲) زہد و تقویٰ (۳) امر بالمعروف نہی عن المنکر، حتیٰ کہ آپ نے سلاطینِ وقت کو بھی نہیں بخشا، بہت سی کتب کے مؤلف ہیں **كان اماماً، كبيراً، عالماً، جليلاً، محدثاً،**

فقیہاًان جیسی گراں قدر شخصیت رقمطراز ہیں:''اعلم أن الاشتغال بعلم الحديث من افضل القُرب واجلّ الطاعات واهمّ انواع الخير والعبادات واولیٰماانفقت فيه نفائس الاوقات وشمّر فی درکه والتمکن فيه اصحاب الانفس الزکيات وبادروا الی الاهتمام به المسارعون الی الخيرات وسابق الی التحلّی به مستبقوا المکرمات وقد تظاهر علی ماذکرته جمل من الآيات الکريمات والاحاديث الصحيحة المشهورات واقاويل السلف النيرات (مسلم شریف رص۱۰)۔

یعنی جاننا چاہئے کہ علم حدیث کے ساتھ مشغولیت درساً ہو،تصنیفاً یا تالیفاً ہو،عمل کرنے کے اعتبار سے ہو، یا اشاعت کرنے کے اعتبار سے ہو، یہ نیکیوں میں سے ایک بڑی نیکی ہے اور طاعتِ جلیلہ میں سے ایک اہم طاعت اور خیر کے کاموں میں سے ایک اہم ترین قسم ہے اور مؤکدترین عبادت ہے، اور سب سے بہترین وہ چیز ہے جس کی تحصیل میں اپنے قیمتی اوقات خرچ کئے جائیں اور اس کو حاصل کرنے اور اس میں وسعت وتبحّر پیدا کرنے کیلئے وہی لوگ محنت کرتے ہیں جن کے نفوس پاکیزہ ہیں اور اس کا اہتمام کرنے کیلئے وہی لوگ دوڑتے ہیں جو خیر کے کاموں کی طرف مسارعت کرنے والے ہوں اور اس کے زیور سے آراستہ وپیراستہ ہونے کیلئے وہی لوگ مسابقت کرتے ہیں جو خیر وبھلائی کی طرف مسابقت کرنے والے ہیں اور جو کچھ میں نے کہا ہے اس پر بہت سی آیات کریمات اور احادیث صحیحہ جو مشہور ومعروف ہیں دلالت کرتی ہیں اور سلف صالحین کے روشن اقوال بھی اس پر دلالت کرتے ہیں۔

وقال مولانا شاه ولی الله حجة الله فی الارض ان عمدة العلوم البقية ورأسها ومبنی الفنون الدينية واساسها هو علم الحديث الذی يذکر فيه ماصدر من افضل المرسلين ﷺ من قولٍ اوفعلٍ او تقريرٍ فهی مصابيح الدجی ومعالم الهدی بمنزلة البدر المنير من انقادلها ووعی فقد رشد واهتدی واوتی الخير الکثير ومن اعرض وتولی فقد غوی وهو ی وما زاد نفسه الا التخسيرفانه ﷺ نهی وامر وانذر وبشر وضرب الامثال وذکر وانها مثل القرآن او اکثر (مقدمه حجة الله البالغة)۔

حکیم الامت، مجدد الملت، ناطق دوراں حضرت شاہ ولی اللہ صاحبؒ فرماتے ہیں: جاننا چاہئے کہ علوم شرعیہ کا مدار علیہ اور مفتاح اور دلائل نقلیہ کی مشکوۃ ومصباح ایمان اور یقینی معاملات کا مدار علیہ اور رئیس اور اسلام کی تعلیمات کی بنیاد واساس اور فقہی احکامات واقوال کی دلیل اور دینی فنون کا مأخذ وسرچشمہ علم حدیث ہے، جس میں وہ سب ذکر کیا جاتا ہے جو افضل المرسلین ﷺ کی ذات بابرکت سے صادر ہوا،قول وفعل یا تقریر یہ سب اندھیروں

میں چراغ اور ہدایت کے پہاڑ ہیں اور بدرِ منیر کے درجہ میں ہیں، جوان کے سامنے منقاد و مطیع ہوا اور جس نے ان چیزوں کو یاد کیا وہ کامیاب ہوا اور ہدایت پا گیا اور جس نے اعراض وروگردانی کی وہ گمراہ ہوا اور خواہشات میں گرفتار ہوا اور اس نے اپنا سخت نقصان کیا، کیونکہ نبی پاک ﷺ نے روکا بھی ہے اور حکم بھی فرمایا ہے، ڈرایا بھی ہے اور بشارتیں بھی سنائی ہیں، مثالوں سے بھی سمجھایا اور وعظ ونصیحت بھی فرمائی، اور یہ سب ذخیرہ قرآن جیسا ہے بلکہ مقدار میں اس سے بھی زیادہ ہے۔

ان اقوال کی روشنی میں آپ کو سمجھنے میں مدد ملے گی کہ حضرت العلام حضرت شیخ مولانا محمد یونس صاحبؒ اس مقام پر جو پہنچے ہیں اپنی ان عظیم خدمات اور انتہائی درجہ کا انہماک اور اشتغال کی برکت سے پہنچے ہیں، ان کی فضیلت اور افضلیت بلکہ اشرفیت اور اکرمیت جہاں تقویٰ وطہارت اور پاکیزگیٔ نفس، خوفِ خدا، فکر آخرت کی وجہ سے ہے، وہیں اشتغال بالحدیث کی خصوصیت کی بنیاد پر ہے اور اس درجہ کا انہماک متقدمین میں ہوتا تھا، جن کے بارے میں یہ کہا جاتا تھا ''احد ائمة الحديث'' جیسا کہ حضرت امامِ شعبہؒ کے حالات میں بعض حضرات نے کہا: **احد ائمة الحديث** کہ حدیثوں کے اماموں میں سے ایک بڑے امام تھے، امام احمد ابن حنبلؒ نے حضرت امام شعبہؒ کے بارے میں فرمایا: **كان امة الوحدة** کہ وہ تنہا ایک امت کے قائم مقام تھے، ٹھیک اسی طرح حضرت شیخ اس دور میں اپنی ذات میں بھاری بھرکم شخصیت تھے اور علمی اعتبار سے وہ تنہا ایک جماعت کے برابر تھے، یحییٰ بن معینؒ نے کہا کہ حضرت امام شعبہؒ امام المتقنین تھے کہ آپ ان حضرات کے امام تھے جو حدیث کے باب میں ضبط واتقان اور یادداشت کی بہترین صلاحیت رکھتے ہیں، حضرت سفیان ثوریؒ نے فرمایا: **مات الحديث بموت شعبة** کہ آج شعبہ کا انتقال اور وفات کیا ہوگئی ایسا لگ رہا ہے کہ علمِ حدیث ہی رخصت ہوگیا، آج بھی حضرت شیخ کی وفات حسرتِ آیات پر کچھ ایسا ہی منظر ہے، ابن حبانؒ نے فرمایا: **كان من سادات اهلِ زمان حفظاً واتقاناً وورعاً وفضلاً** کہ آپ اپنے زمانہ کے ان لوگوں کے سردار تھے جو حفظ اور اتقان اور ورع وتقویٰ اور اپنی فضیلت میں بہت آگے ہوتے ہیں، یہاں تک کہ بعض علماء نے فرمایا کہ آپ اپنے زمانہ کے ایسے شخص تھے جو قابل اقتداء تھے، اس دورِ قحط الرجال میں حضرت شیخ کے حالات بھی اسی انداز پر ہیں جو ان حضرات نے فرمایا کہ آپ کا خالص علم حدیث کے ساتھ اشتغال اور علم وعمل کی خصوصیات آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے زمانہ کی یگانہ عبقری شخصیت ثابت کرتی ہے۔